

(اب پیچھے سے افتخار آتا ہے اس کی پلیٹ بھری ہوئی ہے۔)
 کیوں بچوں کو ٹھگ رہی ہے! بچو اس سے بچ کے رہنا، بڑی کمینہ ہے یہ۔
 (بچیاں جلدی سے سکندر کے ہاتھ سے آٹو گراف لے لیتی ہیں۔ سکندر کا ہاتھ خالی رہ جاتا ہے اور وہ حیران ہے۔)

دونوں لڑکیاں: سرجی پلیر سائن کر دیں۔ (افتخار سے)
 افتخار: کریں گے، کریں گے ان شاء اللہ..... اگر تم دونوں ایک ایک شامی کباب چرا کر میرے لیے لاؤ گی۔
 (دونوں لڑکیاں جاتی ہیں۔)

(افتخار میز پر آٹو گراف رکھ کر سائن کرنے لگتا ہے۔)
 ستارہ: ٹھہرنا افتخار، یہ پہلے صفحے پر سکندر سائن کریں گے۔
 سکندر: کیا فرق پڑتا ہے..... آپ ان کو سائن کرنے دیں۔
 (سکندر چلا جاتا ہے۔ افتخار حیرانی سے دیکھتا ہے۔)

افتخار: کیا ہوا..... یہ Angry young man کیوں چلا گیا؟ سبحان اللہ! کیا Entry ہوتی ہے اس کی کیا Exit ہوتا ہے..... مغلیہ فلم کا ہیر و لگتا ہے..... حرام زادہ!
 ستارہ: اس لیے کہ وہ سائن کرنے لگا تھا اور تم نے نہایت چغند پن سے اس کے ہاتھ سے آٹو گراف پکڑ لیں۔ تم بہت Cruel ہو خدا قسم۔
 افتخار: باکی دیوے میں نے اس کے ہاتھ سے آٹو گراف نہیں لیے، دوسرے میں سینئر آرٹسٹ ہوں۔ اگر میں نے ایسا کیا بھی ہے تو اسے ماسٹڈ نہیں کرنا چاہیے۔
 (ستارہ نظروں کو گھما پھر کر ادھر ادھر دیکھتی ہے۔)

ستارہ: یہ سکندر چلا کہاں گیا؟

(جانے لگتی ہے۔ افتخار اس کا بازو پکڑتا ہے۔)

افتخار: سنو ستارہ! میں تمہارے سکیئنڈل میں دلچسپی نہیں رکھتا، صرف تم میں دلچسپی لیتا ہوں۔ جب عورت تمہاری طرح مرد کا تعاقب کرتی ہے تو پھر مرد کی اپنی تلاش ختم ہو جاتی ہے۔ سکندر کو جانے دو..... وہ خود آئے گا، دو گنی فورس کے ساتھ۔

ستارہ: وہ بہت حساس ہے۔ تمہیں معلوم نہیں اس کا دل بہت جلدی بجھ جاتا ہے۔

(جلدی سے سکندر کی تلاش میں جاتی ہے۔ اب دونوں لڑکیاں ایک ایک کباب ہاتھ میں لے کر آتی ہیں۔)

افتخار: شاباش..... شاباش..... گڈ گرلز! ہمارے ملک کے کتنے ذہین بچے ہیں، آرٹسٹس کی کتنی قدر کرتے ہیں۔ گڈ گرلز!

(اپنی پلیٹ اٹھا کر ان کے سامنے کرتا ہے۔ دونوں لڑکیاں اپنا اپنا کباب اس میں رکھتی ہیں۔)

افتخار: اچھا تو پہلا کباب کس نے رکھا تھا؟

پہلی لڑکی: میں نے جی۔

افتخار: کیا نام ہے تمہارا؟

پہلی لڑکی: عائشہ جی۔

افتخار: تو پہلی باری عائشہ کی ہوئی۔ (دوسری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر) اور پہلی بار ہم

پریکٹس کریں گے اور دوسری آئو گراف پر اچھا نام لکھیں گے۔ ہے نا بھئی!

دوسری لڑکی: اور کباب لاؤں جی؟

افتخار: نہیں بھئی، تھوڑی دیر میں فرنی چرائیں گے ہیں نا؟

(آئو گراف پر سائن کرتا ہے۔)

کٹ

سین 4 ان ڈور رات

(وہی مہمان جو پہلے دعوت میں دکھائے گئے ہیں، اب ہال میں بیٹھے ہیں۔ یہ بڑی

Informal قسم کی محفل ہے۔ ایک طرف افتخار اور وہی دو بچیاں جو پچھلے سین میں

تمہیں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ستارہ گانے کی تیاری میں ہے۔ ایک خاتون جو صاحب خانہ نظر

آتی ہے، ہاتھ میں ٹرے لیے مہمانوں میں پھر رہی ہے۔)

دیکھئے بھئی میں کوئی تقریر کرنا نہیں چاہتی اور مجھے شکریہ بھی اچھی طرح ادا کرنا نہیں آتا، لیکن میں بہت مشکور ہوں کہ میری باجی ستارہ نے میری عرضی مان لی ہے اور اب وہ گانا سنائیں گی۔ پلیز آپ سب خاموشی سے سنیں..... (فاصلے سے) تھنک یو باجی جی! قہوہ ضرور پیئیں لیکن شور نہ ڈالیں، پلیز۔

(ستارہ کے پیچھے لطیف طبلہ نواز، سارنگی اور ہارمونیم والا بیٹھا ہے۔ ستارہ پریشان ہے، لیکن مسکرانے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔ ہارمونیم والا چند سر اٹھاتا ہے، پھر ستارہ کے کان میں کہتا ہے۔)

ہارمونیم والا: سر دیکھ لیں میڈم!

(ستارہ ہاتھ سے ہارمونیم پر اس کالے کو چھوتی ہے، جہاں سے اس نے سر اٹھانا ہے۔ ہارمونیم والا گیت کی سرگم اٹھاتا ہے۔ طبلہ والا Beat بجاتا ہے۔ ستارہ اٹھتی ہے اور افتخار کے پاس آتی ہے۔ جھک کر بڑے راز سے بات کرتی ہے۔)

ستارہ: تم نے سکندر کو کہیں دیکھا ہے؟

افتخار: ہاں، دیکھا ہے۔

ستارہ: کہاں؟

افتخار: جہنم میں..... بیٹھا شیطان کے چیلوں کے ساتھ گاجرین کھارہا تھا اور جنسی Jokes

سن رہا تھا، الو کا پٹھا

ستارہ: وہ کیا کہاں؟

افتخار: تم آرام سے بیٹھ کر گاؤ۔ (بچیوں کو دیکھ کر) اور اپنے Fans کو مایوس نہ کرو۔

(راز سے) پروڈیو سرائے نازک مزاج نہیں ہوتے۔ (خاتون خانہ کی طرف اشارہ کر کے) لیکن ان کی بیویاں بہت نازک مزاج ہوتی ہیں۔ بے وقوف۔

ستارہ: تم مجھے کسی طرح ان لوگوں سے معافی نہیں لے دیتے..... مجھے یوں لگتا ہے جیسے

میری آواز بیٹھ گئی ہے۔ اچانک..... میں پہلے جیسا نہیں گاؤں گی آج کے بعد۔

افتخار: تو پھر پہلے سے اچھا گاؤ گی!

ستارہ: سچ، میرے اندر سب کچھ بدل رہا ہے..... آواز..... روح..... دل.....

افتخار: تمہاری جیسی آرٹسٹ کو تو روز محشر بھی گانا پڑے گا۔ دیکھ لینا، اس روز بھی چھٹی نہیں ملے گی۔ حساب کتاب کے بعد ورائٹی پروگرام میں پہلی باری تمہاری ہوگی۔
ان شاء اللہ۔

ستارہ: پتا نہیں وہ کیا کہاں؟ خدا قسم میرا گلا بیٹھا جا رہا ہے۔

افتخار: Hang it آرام سے جا کر بیٹھو اور گاؤرنہ صبح سارے اخباروں میں اپنے خلاف خبریں پڑھ لینا۔

ستارہ: تم پتا نہیں کس دن میرے کام آؤ گے اسے تلاش نہیں کر سکتے؟

افتخار: میں زندگی میں ہیروئن کا باپ نہیں بننا چاہتا جو گاؤں سے آکر ہیرو کو تلاش کیا کرتا ہے۔ Go now at once!

(ستارہ واپس آتی ہے۔ اب سازندے گانے کا کھڑا بجار ہے ہیں۔ اس وقت ستارہ اپنے خیالوں میں گم ہے۔ خاتون خانہ قہوہ پاس کرتی رہتی ہے۔ محفل میں آہستہ آہستہ باتیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ افتخار دونوں بچیوں کو پاس لیے بیٹھا ہے۔ پھر وہ ایک بچی کے کان میں کچھ کہتا ہے۔ وہ اٹھ کر افتخار کے لیے قہوہ لاتی ہے۔ ایک جانب دو عورتیں بیٹھی ہیں۔ ایک عورت دوسری کے بندوں کی تعریف کرتی ہے۔ پھر دوسری اسے بڑے جوش اور نخوت کے ساتھ بندے اتار کر دیتی ہے اور پہلی عورت اسے اپنے کانوں میں پہن کر دیکھتی ہے۔ ایک آدمی گانا شروع ہوتے ہی آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے کونے میں آنسو ابھرتے ہیں یعنی اس محفل میں جتنے بھی لوگ ہیں، زندگی کی طرح مختلف النوع ہیں، اور گانے کے دوران ان کی Study سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گانا کس طرح مختلف لوگوں پر مختلف قسم کے اثرات چھوڑتا ہے کچھ کم پانی میں رہنے والے پتھروں کی طرح بالکل نہیں بھیگتے، کچھ بہہ جاتے ہیں، کچھ گیلی ریت کی طرح بھیگ تو جاتے ہیں لیکن جلد خشک بھی ہو جاتے ہیں۔ ستارہ گاتی ہے:)

(دوہا گاتی ہے۔)

چلتی چکی دیکھ کے دیا کبیرا روئے
دو پائوں کے بیچ میں ثابت رہا نہ کوئے

سین 5 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ اپنی کار میں ایک گنجان علاقے میں جا رہی ہے۔)

کٹ

سین 6 ان ڈور دن

(سٹوڈیو ایک میوزک ڈائریکٹر Batch کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ ستارہ بوتھ کے اندر ہیڈ فون لگائے کھڑی ہے۔ ایک بینگ کے ساتھ موسیقی شروع ہوتی ہے اور ستارہ گانے کا مکھڑا اٹھاتی ہے۔)

(اس گیت یاد دہے کا صرف ایک بول تیار کروائیے۔ ستارہ یہ گاکر بوتھ سے باہر آتی ہے۔ Batch برج بجا رہا ہے۔ ستارہ باہر نکل کر کہتی ہے۔)

ستارہ: ماسٹر جی ڈویٹ اکیلے ریکارڈ کروالیں گے آپ؟ خواخوہ زبردستی ہے آپ کی۔ سکندر صاحب تو آئے نہیں ابھی۔

میوزک ڈائریکٹر: او میڈم جی آپ فکر نہ کریں۔ کارگئی ہوئی ہے لینے سکندر صاحب کو۔ آپ ذرا پریکٹس کر لیں اتنی دیر۔

ستارہ: کہاں گئی ہے کار؟

ماسٹر لطیف: بی بی گیا ہے وہ بھی نکسالی۔ اسے معلوم ہے سکندر کا گھر۔

ستارہ: آج تک سکندر نے کسی کو اپنا گھر دکھایا نہیں، پہچنے کو کیسے معلوم ہو گیا؟ مجھے تک معلوم نہیں اس کا گھر۔

لطیف: بی بی وہ گیا تھا ایک دن سکندر صاحب کے ساتھ۔

میوزک ڈائریکٹر: میڈم آپ ادھر توجہ کریں۔

(Batch کو اشارہ کرتا ہے۔ مرلی بجاتی ہے۔)

یہاں آپ اٹھائیں۔

ستارہ: اچھا بابا میں اٹھالوں گی..... لیکن میں اکیلے تو ڈویٹ نہیں گا سکتی ماسٹر جی۔
اس وقت بھیجا آتا ہے اور آکر ماسٹر لطیف کے کان میں کچھ کہتا ہے۔

لطیف: سکندر صاحب تو نہیں ملے جی.....

ڈائریکٹر: اب یہ آرٹسٹ لوگ پرواہ ہی نہیں کرتے..... ایک شفٹ کیسے ملتی ہے 'Batch' کیسے اکٹھا ہوتا ہے۔ ذرا سختی سے بول دیں تو آرٹسٹ ناراض ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں تو فلم بنانا جو توں کا ہار پہننا ہے جی۔ ایک تو ان آرٹسٹوں نے ہار دیا مجھے۔

ستارہ: تمہیں سکندر کا گھر معلوم ہے ماسٹر جی؟

لطیف: ہاں جی۔

ڈائریکٹر: پبلک ہمیشہ Blame کرتی ہے..... ہمارے پیچھے پڑی رہتی ہے۔

ستارہ: (طنز سے) اور آپ ہمیشہ آرٹسٹوں کو Blame کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ وہ بھی انسان ہیں ان کی بھی کچھ انسانی مجبوریوں ہیں۔

ڈائریکٹر: یہ نئے آرٹسٹوں کا حال ہے۔ ان چرکوں کو پتا نہیں فلمی دنیا میں چانس کتنی مشکل سے ملتا ہے! پھر روتے ہیں۔

ستارہ: اچھا آپ ایک دفعہ مجھے ٹرائی کرنے دیں..... آئیے لطیف صاحب ہم انہیں تلاش کر کے لاتے ہیں۔

میوزک: میڈم اب آپ غائب نہ ہو جائیں۔ آج جمعرات ہے، ناغہ نہیں ہونا چاہی۔ آپ نکلی رہیں وہ آتے ہی ہوں گے۔

ستارہ: اگر سکندر صاحب آجائیں تو آپ ان کے ساتھ ریہرسل کریں، میں آدھ گھنٹے میں آجاؤں گی۔ آپ میرے ساتھ آئیں ماسٹر جی۔ یہ بس جانا آنا کرنا ہے۔ آئیے!
لطیف: چلو جناب!

ڈائریکٹر: ہاں چلو جناب..... ارے گھگھو کہاں چلا جا رہا ہے، میری اجازت کے بغیر؟ میڈم تجھے پیسے دیں گی آج کی Take کے؟

لطیف: آپ کی اور میڈم کی کوئی دوا جاز تیں ہیں۔ بادشاہو..... نوٹ کا ایک پاسہ ہو یا دوسرا پاسہ! سلام علکم جی، ابھی آتے ہیں ہم تلاش کر کے۔ (واکلین بجانے والے سے)

سگریٹ! (دائیں بجانے والا سگریٹ دیتا ہے، پھر کلا رنٹ والے سے) ماچس!
ستارہ: چلو ماسٹر جی دیر ہوتی ہے۔ شفٹ کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ خواجواہ ان کو نقصان ہو گا۔
(جاتی ہے۔)

میوزک: (چلا کر) میڈم جی اگر سکندر نہ ملے تو بھی واپس آ جانا ادھر ہی کو..... کہیں اور نہ
نکل جانا خیر سے.....

ستارہ: (فاصلے سے) مجھے اپنی ذمہ داری کا بڑا احساس ہے۔ آپ زیادہ ہچکلے نہ بنا کریں
ڈائریکٹر صاحب کے۔ سب نے کما کر کھانا ہے ماسٹر جی۔

میوزک: کیوں نہیں، کیوں نہیں!

(ستارہ اور لطیف جاتے ہیں۔ Batch بینگ بجاتا ہے۔ ڈائریکٹر سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔)

کٹ

سین 7 آؤٹ ڈور دن

(نکالی کی جانب ستارہ اور ماسٹر لطیف کار میں۔ دونوں کار سے اتر کر گلی میں جاتے ہیں۔)

کٹ

سین 8 آؤٹ ڈور دن

(ایک مکان پر دونوں آتے ہیں۔ دروازے پر تالا پڑا ہے۔ لطیف دروازے پر تال بجاتا
ہے۔ ستارہ خفگی سے دیکھتی ہے۔ پھر مکان کے اوپر دیکھتی ہے اور بغلی سیڑھیوں سے اوپر
کی طرف جاتی ہے۔)

کٹ

(ایک عورت چارپائی پر بیٹھی تویہ سے بال پونچھ رہی ہے۔ چارپائی کے پائے کے ساتھ ایک چھوٹی سی لڑکی گولے کناری کا کرتا شلوار پہنے کھڑی ہے۔ عورت نے بھی شادی میں جانے والے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ستارہ اوپر آتی ہے۔)

ستارہ: میں آ جاؤں گی..... پلیز!

عورت: کون ہے بھی؟

ستارہ: میں ہوں گی..... یہ جو..... جی یہ جو آپ کے نیچے والے مکان میں رہتے ہیں؟ آپ کے کرائے دار ہیں؟

عورت: ہمارے تو پانچ کرائے دار ہیں۔ آپ کس کو پوچھ رہی ہیں؟

ستارہ: وہ جی جو لمبے سے ہیں..... فلموں میں گانے گاتے ہیں..... بڑے مشہور آدمی ہیں۔

عورت: مشہور تو کوئی نہیں، پر ہاں گانے گاتے ہیں فلموں میں۔ بہہ جاؤ ایدھر پلنگ پر! ہوا سکندر کو؟

ستارہ: وہ آپ کے کرائے دار ہیں؟

عورت: دیکھیں ناں مجھے تو اچھی طراں پتہ نہیں کچھ، شیخ کو پتا ہوگا۔

(بچی کو جھڑک کر) ناک میں انگلی مت ڈال۔ بات یہ ہے کہ یہ ہے ریفوجی پر اپنی اور اس

بلڈنگ کے تین مالک ہیں۔ مقدمہ چلا پورے گیارہ سال۔ اب یہ درمیان والی منزل تو

پوری مل گئی ہے ہم کو اور باقی بلڈنگ میں ان کا بھی Share ہے، باقی دو حصے داروں

کا۔ آپ بیٹھیں ناں..... کہاں سے آئی ہیں آپ؟

ستارہ: شاہ جمال سے..... بس جی میں ٹھیک ہوں۔

عورت: کوئی رشتہ داری ہے سکندر صاحب سے؟

ستارہ: بس جی رشتہ داری ہی سمجھ لیجئے۔ ان کے مکان میں تالا پڑا ہے۔ آپ کو معلوم؟

کہاں گئے ہیں وہ؟

عورت: دیکھیں ناں جی مجھے کیسے پتا ہو سکتا ہے۔ میں اوپر والی منزل میں رہتی ہوں۔

صاحب کو پتا ہوگا، ان کی بڑی واقفیت ہے..... اتنی واقفیت ہے شیخ صاحب کی..... سارے محلے والے ان کی عزت کرتے ہیں۔ لوگ تو اصرار کر رہے تھے کہ شیخ صاحب، آپ ٹکٹ لے کر الیکشن کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ میں نے منع کیا۔ ہم کو سیاست سے کیا لینا ہے؟ ہم بھی سیدھے سادے لوگ.....

ستارہ: محلے میں کوئی ایسا گھر ہے جہاں سکندر کا آنا جانا ہو..... کہیں سے پتا چل سکے گا؟
عورت: آج کیا پتا چلے گا! دیکھیں ناں پر اچوں کے گھر شادی ہے۔ بلکہ مجھے تو خود بڑی دیر ہو گئی ہے۔ یہ کا کا سویا ہوا تھا۔ میں تو خود تیار ہو کر وہاں جا رہی ہوں۔ بھلا کیا وقت ہوا ہے اس وقت؟

ستارہ: پورے بارہ!
عورت: شیخ صاحب نے تاکید کی تھی کہ میں وقت پر پہنچ جاؤں۔

ستارہ: اچھا جی سلام علیکم!
عورت: وعلیکم السلام..... آپ کچھ چائے پانی پی لیتیں، تھوڑی دیر بیٹھ ہی جاتیں، دیکھیں ناں کیسے وقت آئی ہیں آپ بھی۔ اور اوپر سے شادی کا وقت ہو رہا ہے۔
ستارہ: میں پھر کبھی آؤں گی۔

عورت: یہ تو بتائیں سکندر کی ذات کیا ہے؟ شیخ صاحب کو پتا ہوگا، لیکن پھر بھی؟
ستارہ: (بھونچکی رہ کر) اچھا جی سلام علیکم!
عورت: وعلیکم السلام..... (بچی سے) نہ ڈالی جا انگلیاں اپنی ناسوں میں۔

کٹ

سین 10 آؤٹ ڈور دن

(ماسٹر لطیف دروازے پر طبلے کے ہاتھ بجا رہا ہے۔ اوپر سے ستارہ اترتی ہے۔)

کٹ

سین 11 آؤٹ ڈور دن

(ماسٹر لطیف اور ستارہ دونوں پان والے کی دکان پر جاتے ہیں۔ پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ پان والا علمی ظاہر کرتا ہے۔)

کٹ

سین 12 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ اور ماسٹر لطیف گلی میں جا رہے ہیں۔ ایک نوجوان گزرتا ہے۔ ستارہ اس سے باتیں کرتی ہے، جیسے سکندر کے متعلق پوچھ رہی ہو۔)

کٹ

سین 13 ان ڈور رات

(ستارہ پلنگ پر چپ چاپ بیٹھی ہے۔ اس کے چہرے پر حیرانی ہے۔ فون کی گھٹی بجتی ہے۔ وہ فون کا چونکا اٹھا کر رکھتی ہے۔ اس وقت باپ ہاتھ میں ٹرے لے کر داخل ہوتا ہے۔)

ستارہ: ہائے ابا جی، یہ آپ کیا کر رہے ہیں!

باپ: کھانا ہے تیرے لیے!

ستارہ: (اٹھ کر ٹرے پکڑتی ہے) میں کہہ جو آئی تھی کہ مجھے بھوک نہیں ہے۔

باپ: کیوں نہیں ہے تجھے بھوک؟

ستارہ: کبھی کبھی ابا جی بھوک نہیں بھی لگتی..... نہیں بھی رہتی۔

باپ: تجھے ہوتا کیا جا رہا ہے ستارہ! تو..... تو مجھ سے اتنی دور کیوں ہوتی جا رہی ہے۔

ستارہ: کہاں ہوں دور..... یہ دیکھئے..... آدھ فٹ پر کھڑی ہوں آپ سے۔

باپ: ہاں کھڑی تو قریب ہی ہے لیکن ہے بہت دور.....

ستارہ: آپ سارا وقت فاصلے نہ ناپتے رہا کریں اباجی۔ اندر ہی اندر۔

باپ: کوئی ہارون صاحب ہیں..... ان کا فون آیا تھا دن میں کئی بار۔

ستارہ: (براسمانہ بناتی ہے۔)

باپ: وہ کہتے ہیں تو ریکارڈنگ پر نہیں پہنچی آج۔

ستارہ: پہنچی تھی اباجی..... میں تو پہنچی تھی لیکن جس کو میرے ساتھ گانا تھا وہ غائب تھا۔

باپ: تیرے ساتھ کس کو گانا تھا تارا؟

ستارہ: ہے جی ایک بونگا آدمی..... چار قدم آگے چلتا ہے تو دس قدم پیچھے بھاگ جاتا ہے۔

گھوڑے کو پانی تک بھی لاؤ اور اسے پانی پلاؤ بھی خود ہی!

(اس وقت افتخار داخل ہوتا ہے۔)

افتخار: جناب میں پونے گھنٹے سے فون کر رہا ہوں۔ یہاں نیل ہوتی ہے اور مجال ہے کوئی

اٹھائے..... (فون کا چونکا دیکھ کر) تو یہ بات ہے! سلام علیکم اباجی۔

باپ: وعلیکم السلام..... لے افتخار اب اسے تو سمجھا۔ یہ کھانے میں بہت بے احتیاطی

کرتی ہے۔ اس طرح آواز پر اثر پڑتا ہے۔

افتخار: اوہ جی یہ کس کام میں بے احتیاطی نہیں کرتی! اس کی کھوپڑی نئی لگوانی پڑے گی، پھر

اس کے کام درست ہوں گے۔

باپ: کچھ اور تو نہیں چاہیے؟

ستارہ: نہیں، شکریہ اباجی..... تھینک یو!

(باپ جاتا ہے..... جاتے ہوئے)

باپ: پتا نہیں اسے کیا ہوتا جا رہا ہے!

(باپ چلا جاتا ہے تو افتخار چپا چپا کر کہتا ہے:)

افتخار: اس کو فلو ہوتا جا رہا ہے عشق کا اور کیا.....! یہ تو کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟ چلو کھاؤ

..... کم آن! دھونس اس بے چارے بڑھے کو دے رہی ہے۔ شیم شیم.....

(اب یہ دونوں درمیان میں ٹرے رکھ کر پلنگ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ ساتھ ساتھ باتیں

کرتے ہیں۔ ستارہ کا دل کھانے میں نہیں ہے۔ کئی مرتبہ افتخار اسے کچھ آفر کرتا ہے، لیکن

جب وہ انکار کرتی ہے تو پھر خود وہی چیز کھا جاتا ہے۔)

ستارہ: پیغام مل گیا تھا میرا؟

افتخار: مل گیا تھا..... لیکن افسوس اس وقت میں سر پر تاج لگا کر مغلیہ خاندان کا چٹم چراغ بنا ہوا تھا۔ اس وقت میں تم جیسی کنیر کے پاس نہیں آ سکتا تھا۔

ستارہ: افتخار! میں نے آج شہر کا کونہ کونہ چھان مارا ہے، لیکن وہ کہیں ہو بھی۔

افتخار: اچھا ہوا..... جان چھوٹ گئی!

ستارہ: کیا بکواس کرتے ہو!

افتخار: دیکھو ستارہ! کچھ لوگ ہمیشہ Self-pity میں مبتلا ہو کر اپنی Importance بڑھاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے زخموں کو خود چھیلتے ہیں، اپنے آنسوؤں کو اتنا پبلک بناتے ہیں، اپنے دکھوں کا ایسے مظاہرہ کرتے ہیں جیسے جلوس نکلتا ہے۔

ستارہ: تم نہیں جانتے سکندر بڑا حساس ہے۔

افتخار: دیکھو ستارہ! تم اور وہ ایک لائن کے آدمی ہو۔ تم دونوں میں محبت نہیں ہو سکتی

ر قابت ہو سکتی ہے..... Love-hate relation ہو سکتا ہے۔

ستارہ: مجھے نصیحت نہیں چاہیے! مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

افتخار: میں صرف اس پوزیشن میں ہوں کہ تمہیں نصیحت کر سکوں۔

ستارہ: تو بس پھر دفع ہو جاؤ!

افتخار: گجریلا تو کھالینے دو، میری فیورٹ چیز ہے۔

ستارہ: تم اسے تلاش نہیں کر سکتے؟

افتخار: کر سکتا ہوں..... لیکن ایک بار تم نے اسے تلاش کر لیا تو پھر وہ بار بار گم ہو جلیا

کرے گا۔ خدا کے لیے ستارہ، اس نوجوان کو Spoil کر کے Prodigal son

نہ بنا دینا!

ستارہ: مجھے ڈر لگتا ہے!

افتخار: کیسا ڈر؟

ستارہ: کہیں..... کہیں..... میرا..... مجھے لگتا ہے میرا گلاب بند ہو رہا ہے۔

افخار: اسے کچھ نہیں ہوا، تم اپنی رومانٹک طبیعت سے مجبور ہو۔ تم چاہتی ہو کہ تمہاری خاطر کوئی آدمی زہر کھالے، تم اسے تلاش کرتی پھر دو اور وہ کسی ہسپتال کے سامنے ڈاکٹروں کی بے توجہی کا شکار ہو کر دم توڑ دے..... اس کے ہونٹوں پر آخری نام تمہارا ہو۔

ستارہ: خدا نہ کرے!

افخار: ہر بھوکا آدمی Masochistic ہوتا ہے جان من۔ تمہیں دولت ملی، شہرت ملی..... لیکن پیار نہیں ملا۔ میں تمہیں صحت مند پیار دینا چاہتا ہوں، لیکن چونکہ تم اذیت پسند ہو اس لیے تم چاقو سے کسی کا نام اپنی بانہہ پر کھود کر اسے پکنے دو گی اور جب پک کر اس پر کھر نڈ آجائے گا تو پھر اسے نوچ دو گی..... نام ہمیشہ رستار ہے گا اور تم ہمیشہ خوش رہو گی۔ That's what you are۔

ستارہ: افخار میں..... میں بہت پریشان ہوں۔

افخار: جب کوئی آدمی کھانا کھا رہا ہو تو اسے پریشانی کی باتیں نہیں سناتے۔ اس طرح معدے میں Acids جمع ہو جاتے ہیں۔

ستارہ: تمہیں مجھ سے کوئی دلچسپی ہے؟

افخار: ہے، بہت ہے، لیکن اس دلچسپی سے نہ تمہیں کچھ فائدہ ہے نہ مجھے۔

ستارہ: (زور سے افخار کی کمر پر مکا مارتی ہے۔) دیوٹ کھاتا ہی جائے گا کہ میری بات بھی سنے گا۔

افخار: (نقلی رو کر) ہائے ماں جی مر گیا..... اچھا جی خدا حافظ! میں کھانا کھانے تو ٹھہر سکتا ہوں، مار کھانے کے لیے نہیں رک سکتا۔

ستارہ: (ہاتھ جوڑ کر) افخار! خدا کے لیے اسے تلاش کر دو ورنہ میں..... میں مر جاؤں گی۔

افخار: (محبت سے اس کے ہاتھ پکڑ کر) بڑی ضدی عورت ہے۔ کسی روز خدا کے پیچھے نہ پڑ جانا..... خدا کے لیے، ورنہ اسے بھی اتر کر کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا تمہارے لیے۔

سین 14 آؤٹ ڈور دن

(افتخار پولیس سٹیشن میں داخل ہوتا ہے۔)

کٹ

سین 15 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ ہسپتال کے مختلف مقامات پر)

کٹ

سین 16 ان ڈور رات

(سکرین پر دو حصوں میں افتخار اور ستارہ فون پر باتیں کرتے ہیں، جیسے افتخار اسے یہ خبر دیتا ہے کہ وہاں پل کے نیچے اس نے سکندر جیسا آدمی بیٹھا دیکھا ہے۔ ستارہ خوشی سے تالیاں بجاتی ہے۔)

کٹ

سین 17 آؤٹ ڈور دن

(یہ سین وہیں سے فلمائے جہاں پہلے سین میں سکندر نے ستارہ کی کار موڑ پر روکی تھی..... ایک بار پھر ستارہ کی کار جا کر وہیں رکتی ہے۔ ستارہ ادھر ادھر دیکھتی ہے۔)

کٹ

سین 18 آؤٹ ڈور دن

(پل کے نیچے نالے کے پاس سکندر بیٹھ گیا۔ سگریٹ پی رہا ہے۔ ستارہ اس کے پاس جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس بیٹھی ہے اور اس نے کندھے کے ساتھ سر لگاتی ہے۔ سکندر لالعلقی سے سگریٹ پیتا رہتا ہے۔)

کٹ

(سکندر اور ستارہ دونوں اسی سڑک پر آتے ہیں جہاں سکندر کا مکان ہے۔ گھر کے سامنے پہنچ کر ستارہ اس سے چابی مانگتی ہے۔ سکندر روٹھے ہوئے بچے کی مانند منہ بنا کر چابی تلاش کرتا ہے۔ پھر اسے ستارہ کو دیتا ہے۔ ستارہ تالا کھولتی ہے۔)

کٹ

سین 20 ان ڈور کچھ دیر بعد

(اب ہم سکندر کے گھر میں موجود ہیں۔ یہ انتہائی بے سرو سامان والا ایک کمرے کا گھر ہے۔ اندر گھس کر سکندر ایک ستون کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور سگریٹ سلگاتا ہے۔ دراصل سکندر ازلی محبوب ہے جو غالباً ابھی تک anal Stange میں سے نہیں نکلا۔ وہ ابھی تک کسی کو محبت دینے کے قابل نہیں ہوا..... ستارہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی چارپائی کو بچھاتی ہے اور پھر اس پر بیٹھتی ہے۔)

ستارہ: لیکن ایسی چھوٹی بات کو اتنی اہمیت دینے کی وجہ کیا ہے سکندر؟
سکندر: میں تمہارا چچہ بن کر..... تمہاری سیڑھی لگا کر..... تمہارے پیچھے پیچھے چل کر کسی بلندی کو چھونا نہیں چاہتا..... نو، تھینک یو!

ستارہ: (دکھ سے) شروع شروع میں سب کے ساتھ یو نہیں ہوتا ہے۔
سکندر: نئی لائن میں پہل پہلے سارا نمک اپنی پلکوں سے چننا پڑتا ہے۔
سکندر: (ہاتھ جوڑ کر) معاف کیجئے، میں اپنی Self-respect کا سودا نہیں کر سکتا۔ کسی قیمت پر۔

ستارہ: کوئی نہ کوئی تو آخر انڈسٹری میں Introduce کرتا ہے سکندر۔ پہلے پہل کسی نہ کسی کی سفارش تو لگانی پڑتی ہے، پھر آہستہ آہستہ ٹیلنٹ ہو تو سب راستے صاف ہو

جاتے ہیں۔

سکندر: معاف کیجئے، آپ بھی جانتی ہیں اور مجھے بھی معلوم ہے کہ مجھ میں ٹیلنٹ نہیں ہے۔ میں زیادہ سے زیادہ شامل باجہ ہو سکتا ہوں۔ Batch کے ساتھ۔

ستارہ: تم اپنے ٹیلنٹ کے متعلق فیصلہ کرنے والے کون ہوتے ہو سکندر؟ کس میں ٹیلنٹ ہے، کس میں نہیں ہے..... اس کا فیصلہ ہمیشہ پبلک کرتی ہے۔

سکندر: تو کیا تھاناں ان بچیوں نے فیصلہ..... آپ ان کے فیصلے کو مان کیوں نہیں لیتیں!

ستارہ: دیکھو سکندر خدا کے لیے..... شروع شروع میں سب کو مصیبتیں جھیلنا پڑتی ہیں۔

تمہیں کیا پتا جب میں نے گانا شروع کیا ہے تو کتنی ذلتیں سہنا پڑیں..... کتنے برآمدوں میں کتنے کتنے گھٹنے بیٹھی ہوں میں..... بیس بیس روپے کی

Payment کے لیے کیا کیا منتیں نہیں کی میں نے۔

سکندر: آپ بڑی شیر ہیں جی، آپ برداشت کر سکتی ہیں یہ سب کچھ۔ میں پہلے ہی کھوکھلا ہو چکا ہوں۔

ستارہ: بس ابا جی اور میں، نہ جان نہ پہچان! سٹوڈیوز کے چکر..... کوئی Audition لے کر

کہہ دیتا، سائیں جی آپ کی بیٹی کم سری ہے..... کوئی سنے بغیر ہی کہہ دیتا، بادشاہو

اسے کوئی اور کام سکھائیں۔ یہ تو گھگھکی ہے، بولنے سے ہی پتا چل رہا ہے..... کوئی

بہت مہربانی کرتا تو کہتا، کورس میں لگا لیں گے آپ کو جی لیکن

Conveyance کے پیسے نہیں ملیں گے۔

سکندر: خدا کے لیے آپ مجھے بخشیں! میں یہ کیریئر (Career) بنانا نہیں چاہتا۔ مجھے گانے

کا کوئی شوق نہیں۔ میں چھوٹی بات سے بڑا سبق حاصل کرنے والا وکیل آدمی

ہوں۔ آپ مجھے میرے حال پر چھوڑیں۔ سارے ملک میں آپ کا طوطی بولتا

ہے..... آپ آرام کے دن گزاریں، لوگوں کی مدد کرنا چھوڑیں، خدا کے لیے۔

ستارہ: تو بہ کرو سکندر اب تو تم ضرور گاؤ گے..... اتنا گاؤ گے، اتنا گاؤ گے کہ ساری

انڈسٹری کو صرف تمہارا نام یاد رہ جائے گا۔

(بہت آہستہ یہ شعر پڑھتی ہے:)

ادھر بھی دیکھ ستاروں کو ڈھانپنے والے

بجھا کے اپنا دیا نام تیرا چمکایا

سکندر:

آپ کو کیا خبر لعنت کیسی ہوتی ہے میڈم جی! ایک لعنت ہو تو عرض کروں.....
غریبی ہونا تو پھر ٹیلنٹ کو کوئی نہیں پوچھتا۔ آپ لڑکی تھیں ناں، پھر آپ کی
یہ شکل و صورت تھی، اس لیے آپ کو ادھر آنے کا چانس مل گیا۔ ایکٹر،
موسیقار، رائٹر جب غریب ہوتا ہے تو پھر چانس نہیں ملتے..... ایسے گھر سے نکل
کر، ان کپڑوں میں جب مرد آرٹسٹ سٹوڈیو پہنچتا ہے تو وہ اندر باہر دو کوڑی کا لگتا
ہے۔ باہر چڑاسی اسے روکتے ہیں، اندر کوئی کرسی پیش نہیں کرتا۔ کھانے کے
وقت پلیٹ نہیں ملتی۔ گھر آتے وقت کوئی لفٹ آفر نہیں کرتا۔ کنٹریکٹ کے
وقت کبھی ایڈوانس نہیں ملتا۔ لوگ سامنے سگریٹ پیتے رہتے ہیں، لیکن کوئی
سگریٹ آفر نہیں کرتا۔ میں آپ کی سیڑھی لگا کر کب تک گانے گاؤں
گا.....؟ آپ کی دھمکیوں میں آکر لوگ کب تک مجھے Male lead میں آپ
کے ساتھ چانس دیں گے؟ (ہاتھ جوڑ کر) خدا کے لیے پہلے ہی میں پریشان
ہوں، اگر ہو سکتا ہے تو چلی جائیں یہاں سے پلیز۔

(ستارہ اٹھتی ہے اور اس کا ہاتھ پکڑتی ہے۔)

ستارہ: چلو آؤ میرے ساتھ..... چلو آؤ!

سکندر: کہاں؟

ستارہ: اب تم یہاں سے سٹوڈیو نہیں جایا کرو گے۔ چلو آؤ..... آج کے بعد تم اپنی سیڑھی

پر آپ بنو گے۔ آؤ چلو..... کم آن!

(ستارہ اس کا ہاتھ پکڑتی ہے۔ سکندر معجوب سا اسے دیکھتا ہے۔)

کٹ

سین 21 آؤٹ ڈور رات

(ستارہ اور سکندر دونوں ستارہ کی کوٹھی میں داخل ہوتے ہیں۔ ستارہ سکندر کو کوٹھی دکھاتی ہے۔)

کٹ

سین 22 آؤٹ ڈور دن

(فرنیچر کی دکان۔ ستارہ لبرٹی مارکیٹ میں فرنیچر خرید رہی ہے۔ سکندر ساتھ ہے۔
سکندر ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے اور ایک مہنگے
صوفے پر ہاتھ رکھتی ہے۔)

کٹ

سین 23 آؤٹ ڈور دن

(سکندر اور ستارہ پردوں کی دکان پر۔ ستارہ پردوں کے رنگ منتخب کرتی ہے۔ دکاندار
گروں کے گزنا پتا ہے۔)

کٹ

سین 24 ان ڈور رات

(ستارہ کا گھر تمام تر جچکا ہے۔ مختلف کمرے دکھائے جاتے ہیں۔ پھر آخر میں ہم سکندر کو
ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے دکھاتے ہیں۔ اس کے منہ میں پائپ ہے اور وہ تصویریں
دیکھ رہا ہے۔ پاس ہی ریڈیو گرامن ج رہا ہے، آواز ستارہ کی ہے:
ہر روز میرے گھر کے آگن میں دھنک اترے
تھوڑی دیر یہ گیت جاری رہتا ہے۔ سکندر چیمبل بدلتا ہے۔ تیز مغربی موسیقی جاری ہوتی ہے۔)

کٹ

سین 25 ان ڈور رات

(اس وقت ستارہ کی حیثیت ایک مجرم کی سی ہے۔ آپا، عاصم، نگینہ بڑھ بڑھ کر اس پر حملے
کر رہے ہیں۔ باپ ایک کرسی پر چپ چاپ بیٹھا ہے۔)

ناں ہم غیر تھے؟ ہم دشمن تھے؟ ہم سے نہ کوئی صلاح نہ مشورہ!
 یہ مالک ہیں جی، جو چاہیں کر سکتی ہیں۔ ان کی پراپرٹی ہے۔ یہ جسے چاہیں دے سکتی
 ہیں۔ سکندر کو کوٹھی دے دی تو آخر ان کی تھی۔

اباجی..... (ملتی انداز میں) کچھ تو آپ کہیں ناں!
 (دبی آواز میں) تو بیٹے مجھ سے اجازت تو لے سکتی تھی۔

(بڑے دکھ کے ساتھ) یہ کیسی زندگی ہے اباجی، یہ کیسا معاشرہ ہے! ہم اپنی مرضی
 سے اپنا وقت نہیں گزار سکتے..... ہم اپنی مرضی سے اپنا جسم استعمال نہیں
 کر سکتے..... اپنی خوشی سے اپنا دل کسی کو نہیں دے سکتے..... خدا کے لیے ہمیں وہ
 دولت تو اپنی مرضی سے استعمال کرنے دیں جسے..... جسے صرف ہم نے اپنی
 کوشش سے کمایا ہے..... جس میں کسی اور کا سانجھا نہیں۔

دیکھا دیکھا دیکھا..... جب میں بکواس کرتی تھی تو آپ سب سمجھتے تھے نگینہ تو الو کی
 پنچھی ہے۔ سنیں، سنیں سب..... یہ دولت کماتی رہی ہیں اور ہم سب جو نکلیں بن
 کر ان کا لہو چوستے رہے ہیں اس لیے یہ ہمیں پاؤں کی جوتی سمجھتی رہی ہیں۔
 یہ میں نے کب کہا ہے؟

لیکن تیرا کیا خیال تھا ستارہ، ہم سب کو کبھی پتا نہیں چلے گا۔
 میں تو کوٹھی جا کر حیران رہ گیا اباجی، پہلے تو مجھے خیال ہوا کہ شاید غلطی سے کہیں
 اور چلا گیا ہوں۔ بیل بجائی تو وہ مشنڈہ سکندر باہر نکلا۔ میں تو الٹ کے گرنے لگا
 تھا۔ مالک ہے وہ کوٹھی کا کرایہ دار نہیں ہے اباجی۔

دس دس روپے کے پیچھے وہ ذلتیں اٹھائی ہیں میں نے..... میں نے تو ہار کر کالج ہی
 چھوڑ دیا ان ذلتوں کی وجہ سے.....

تم نے کالج اس وجہ سے نہیں چھوڑا نگینہ..... چلو مجھے کچھ کہو لیکن اپنے آپ کو
 دھوکا دینے کی کوشش نہ کرو۔

دو سال سے میں اجڑی پجڑی آئی بیٹھی ہوں یہاں ستارہ..... تم دیکھتی رہی ہو۔
 آپ آپ خود اپنا گھر بسانا نہیں چاہتیں۔

آپا: سنیں، سنیں اباجی..... چپ نہ بیٹھے رہیں۔ کبھی اصلی اولاد کا ساتھ بھی دے دیا کریں، اللہ کے واسطے..... کون سی عورت اپنا گھر چھوڑ کر میکے میں بیٹھی رہنا چاہتی ہے، کون سی عورت ہے ایسی؟

(گھینہ بہت محبت سے آپا کے گلے میں بازو ڈالتی ہے۔)

گھینہ: چلے آپا..... جن کا کوئی نہیں ہوتا، ان کا خدا ہوتا ہے۔

آپا: میرا کبچہ پک گیا ہے دکھ اٹھاتے اٹھاتے۔ میاں جی بیس ہزار روپیہ مانگتے تھے اور جائز مانگتے تھے..... کوئی رنڈیاں تھوڑی نچانی تھیں انہوں نے، ٹیوب ویل لگانا تھا زمینوں پر..... کمائی کرنی تھی اپنی اولاد کے لیے..... یہاں نوکروں کی سی زندگی بسر کی..... سب کی خد متیں کیں..... سب کی باتیں سنیں..... کس لیے؟

(گھینہ اور عاصم اپنے آنسو پونچھتے ہیں۔)

گھینہ: چلے مٹی ڈالنے آپا جی..... ہماری قسمت اچھی ہوتی تو فیروز بھیا کیوں لاپتا ہوتے.....

آج ہمارا بھی کوئی سچا سہارا ہوتا!

عاصم: ابھی تو اباجی ہمارا وہ دکھ کم نہیں ہوا۔

گھینہ: آپ سب کسے بھی یاد دلار ہے ہیں؟ ہم ان کے لگتے کیا ہیں؟

(ستارہ چپ چاپ پرس کھولتی ہے اور چیک بک نکال کر چیک لکھتی ہے۔)

آپا: یا میرے اللہ..... تو ہمارے کچھڑے ہوئے بھائی کو ہم سے ملا دینا!

ستارہ: (دکھ سے اٹھتے ہوئے) لیجئے آپا، یہ پچیس ہزار کا چیک ہے۔ اس کے بعد بھی آپ

یہاں رہنا چاہیں تو یہ آپ کا گھر ہے۔

آپا: ناں، ناں..... میرے لیے یہ حرام ہے، سو رہے، میں کیوں لوں تیرا پیسہ! تیری

مرضی ہے جہاں چاہے، چرخ کر..... جس کو چاہے، اپنی مرضی سے دے.....

میرے بھائی کا پیسہ ہوتا..... میرے فیروز بھیا کا..... تو میں ضرور لیتی۔

ستارہ: میں اپنی مرضی سے آپ کو دے رہی ہوں آپا جی، لے لو جی، غصہ تھوک دو بادشاہو!

(بہتر حالات پیدا کرنا چاہتی ہے۔)

گھینہ: بے لیس آپا جی..... ہم لوگ اسی قابل ہیں کہ لوگوں کی خیرات پر پلین۔ ہم کو ہمارے